کر لیں ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۶ء تک وہاں رہے۔

اس دوران میں بے شمار عربی خطوط لکھنے کے علاوہ ندوی صاحب نے اور دیگر تحریکی مضامین کے عربی تراجم کیے الجہاد فی الاسلام کا ترجمہ کیا۔ فقہ السنۃ کے دو حصے لکھے۔ اب "سنت کیا ہے اور کیا نہیں ہے" کے ساتھ اصول فقہ لکھی۔ اور اپنے اونچے ارادوں کی اڑان کے ساتھ ۱۱ راپریل کو پرواز کر گئے۔ خدا کی رحمت و مغفرت ہو۔

چراغ جو سحر ہو گیا

ابھی ایک صدمے کی چوٹ کھائے ہوئے دلِ لخت لخت کو سمیٹ نہ پائے تھے کہ صرف دس دن کے وقفے سے مولانا محمد چراغ صدر مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ نے مورخہ ۲۱ راپریل کو جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان۔

وہ چراغ تھے اور ہزاروں چراغ روشن کر کے جب گل ہوئے تو سحر بن گئے۔

پیدائش ۴ رجمادی الاخری ۱۳۱۴ھ (مطابق ۱۸۹۹ء) موضع دھکڑ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے موضع کنجاہ ضلع گجرات میں ۳ سال تک صرف نحو اور منطق کی پڑھائی کی۔ پھر مدرسہ مظاہر العلوم میں فقہ اور عربی علوم و فنون کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا ولی اللہ (انگھی شریف) سے فیض پایا۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا انور شاہ کاشمیری سے اکتسابِ علم کیا۔

فراغت کے بعد میرٹھ، اچھرو (جامعہ فتحیہ)، علی پور سیداں (مدرسہ پیر جماعت علی شاہ) اور گوجرانوالہ (مدرسہ انوار علوم) میں معلمانہ خدمات انجام دیں۔ پھر جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کی بنیاد رکھی اور ۴۵ سال کی تدریسی خدمات سے ہزارہا طلبہ کو فیض پہنچایا۔ جن میں سے آج متعدد حضرات صاحبِ مقام ہیں۔ قادیانیت اور عیسائیت کے رد میں بہت کام کیا۔ تحریکِ خلافت، جمعیت علمائے ہند، مجلس احرار اور تبلیغی جماعت میں حصہ لیا۔ پھر جب جماعت اسلامی سے تعارف ہوا تو "یک در گیر و محکم گیر" کے مصداق پورے شرح صدر کے ساتھ مولانا مودودیؒ کی برپا کردہ تحریک احیائے اسلامی میں اپنی خدمات صرف کر دیں۔ ایک بار تحریکِ کشمیر کے سلسلے میں اور بعد ازاں مختلف استبدادی احکام کے تحت جیل کاٹی۔

مولانا محمد چراغ کی خوبی یہ تھی کہ وہ مولانا مودودیؒ سے اختلاف کرتے اور گفتگو یا خطوط کے ذریعے تبادلۂ خیال کرتے اور مولانا بھی ان کا حد سے زیادہ احترام ملحوظ رکھتے اور ان کے علم سے (باقی برصفحہ آخر)